دینہ فاعر فوالہم فضلہم واتبعو ہم فی اثلر ہم و تمسکو بما استطعتم من اخلاقہم و دینہم فانہم کانوا علی الھدی المستقیم
۔ (منہاج السنتہ صفحہ ۱۴۸ ج نمبر ۳)

(ترجمہ)

یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں پوری امت سے افضل ہیں سب سے زیادہ نیک دل ہیں ان کا علم بہت ہی گہرا ہے تکلفات اور تصنع سے دور ہیں خداوند قدوس نے ان کو اپنے پیغبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اقامت دین کے لئے منتخب کیا ہے ان کی فضیلت کا اقرار کرو اور ان کے اخلاق اور اطوار حتی الوسع اختیار کرو اس لئے کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں ۔

اور خالق فطرت نے صحابہ کے قلب کی کیفیت کو خود ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون (سورہ الحجرات ایت نمبر ۷)

(ترجمہ) اللہ تعالی نے محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور مزین کردیا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں گناہ اور نافرمانی کی وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر

ان خصوصی اور امتیازی اوصاف کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کی ذات مقدسہ اور جوہر نفس کی لطافت انبیاء علیہم السلام کے نفوس مقدسہ کی لطافت کے مشابہ ہے حکیم الامت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں

واز میان امت جمعی ہستند کہ جوھر نفس ایشان قریب بہ جوہر انبیاء مخلوق شدہ وایں جماعت دراصل فطرت خلفاء انبیاء اندامت بمثال انکہ ائنیہ آہنی ازافتاب اثرے قبول می کند کہ خاک وچوب وسنگ رامیسر نیست ایں فریق کہ خلاصہ امت انداز نفس قدسیہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم بوجہی متاثر می شوند کہ دیگران رامیسر نمی اید (ازالت الخفاء ص ۹ ج ا)

اورصحابہ کرام امت کے اندر ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کا جوھر نفس انبیاء علیہم السلام کے جوہرنفس کے قریب ہی تخلیق کیا گیا ہے اور یہ جماعت اپنی فطری صلاحیت کے باعث انبیاء کی نائب ہے اور امت تک دین رسائی میں ان کی مثال اس طرح ہے جیسے آہنی ائینہ افتاب سے اکتساب نور کے عمل ردو دیوار کو منور کرتا ہے لیکن مٹی ' لکڑی اور پتھر میں اخذ نور کی صلاحیت نہیں اور یہ جماعت مقدسہ امت کا خلاصہ ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو فیض حاصل ہوا ہے وہ دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں ہو سکا

صحابہ کرام کی جماعت اپنے ان امتیازی اوصاف کے باعث امت کے لئے مقتداء اور ان کے عقائد واعمال کی صحت کے لئے " معیار حق " ہیں صحابہ کرام کا یہ منصب جلیل قران مجید سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء امت کے اقوال سے ثابت ہے ۔

ا ۔ واذاقیل لہم امنو کما امن الناس قلوا انومن کماامن السفاء (البقرہ)

(ترجمہ)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤجیسا کہ لوگ ایمان لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لے آئیں جیسا کہ بیوقوف ایمان لائے ہیں

اس آیتہ کریمہ میں صحابہ کرام کے ایمان کو باقی امت کیلئے " معیار " کی حیثیت میں پیش کیاگیا ہے اس لیے جس شخص کا ایمان ان کے ایمان کے ساتھ مشابہ ہوگا تو وہ معتبر ہے ورنہ نہیں اس حقیقت کے پیش نظر منافقین کا ایمان غیر معتبر ہے کیونکہ ان کے دعوائے ایمان میں صحابہ کے ایمان کے ساتھ تشابہ کا عنصر مفقود ہے چنانچہ قرآن مجید کی اس آیت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیاگیا ہے

(باقی آئندہ)